سوال

(93) قبر میں پکی اینٹوں وغیرہ کا استعمال کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا آگ سے پکی چیز کو قبر میں استعمال کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔ جیسے سیمنٹ کی سلیں وغیرہ۔ (سائل) (۱۹ مارچ ۲۰۰۴ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس چیز کو آگ نے چھوا ہو، اس کو قبر میں استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ چنانچہ ''صحیح مسلم'' میں حدیث ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص نے مرض الموت میں فرمایا:

'اِلْحَدُوا لِی لَحدًا، وَانْصِبُوا عَلَیَّ اللَّبِنَ نَصْبًا، کَمَا صُنِعَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ' (صحیح مسلم، بَابٌ فِی اللَّحْدِ وَنَصْبِ اللَّبِنِ عَلَی الْمَیِّتِ، رقم:۹۶۶)

''میری قبر بغلی بنانا اور اس پر کچی اینٹیں لگانا جس طرح رسول اللہ ﷺ کی قبر پر کچی اینٹیں لگائی گئی تھیں۔''

شارح مسلم امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: 'وَقَدْ نقلوا أن عدد لبناته صلی اللہ علیه وسلم تسع'

''اہل علم نے نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ کی (قبر مبارک کی) کچی اینٹوں کی تعداد نو (۹) تھی۔''

اللبن کی اہل علم نے یوں بیان کی ہے: 'اَلْمَضرُوب من الطِّینِ مُربعًا لِلْبِنَاءِ قَبْلَ الطَّبخِ فَإِذَا طُبِخَ فَهُوَ الآجر' (بحوالہ اتحاف الکرام، ص:۱۶۰) ''مربع شکل میں پکنے سے پہلے عمارتی اینٹ کا نام ''اللبن'' ہے اور جب پک جائے تو وہ الآجر سے موسوم ہے۔

مختصر الخرقی میں ہے: 'وَلَا یُدخِلُ الْقبرَ آجرا وَلَا خشباً وَلَا شَیْئًا مَسَّتْهُ النَّارُ' (مع المغنی والشرح الکبیر: ۳۸۴/۲)

''قبر میں پکی اینٹ اور لکڑی استعمال نہ کی جائے اور ہر وہ شے جس کو آگ لگی ہو۔''

فقیہ ابن قدامہ فرماتے ہیں کچی اینٹ اور کانے کا استعمال مستحب ہے جب کہ امام احمد نے لکڑی کو مکروہ کہا ہے۔ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ سلف صالحین کچی اینٹ کو مستحب کہتے اور لکڑی کے استعمال کو مکروہ سمجھتے تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ قبر کو بند کرنے کے لیے اصل کچی اینٹ ہے۔ عامۃ الناس میں آج کل جو سلیں لگانے کا رواج ہے یہ غیر درست فعل ہے، اس سے احتراز ہونا چاہیے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الجنائز: صفحہ: 147

محدث فتویٰ